تعزیتی مکتوب

حافظ صفوان محمد چوہان بنام عبداللطیف خالد چیمہ

محترم جناب عبداللطیف خالد چیمہ صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ کی ذات سے امید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

چند روز پہلے آپ کی زبانی اور بعد ازاں بھائی حافظ جاوید اقبال صاحب کے ٹیلی فون سے بھی، یہ خبر ملی کہ آپ کے والد محترم حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ صاحب ہفتہ ۲/ جون ۲۰۰۷ء مطابق ۱۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی پیرانہ سالی اور علالت کے سبب یہ خبر غیر متوقع نہ تھی لیکن بہت اطمینان حسنِ خاتمہ پر ہُوا، کہ آں جناب عمرے کے لیے تشریف لے گئے تھے اور مدینۂ طیبہ میں فجر کی نماز کے بعد اللہ کے حضور حاضر ہوگئے۔ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جنازہ پڑھا گیا اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک کیے گئے۔ دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں قیام اور قیامت کی صبح تک کے لیے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں جگہ مل جانا، یہ بھی کیسی نصیب کی باتیں ہیں۔ مجھے بتایئے کہ جس کے والد کو سفرِ آخرت کے لیے توشے میں ایسی سب سعادتیں نصیب ہو جائیں اُس سے افسوس بھی کس چیز کا کیا جائے؟ جانے والا آزمائش سے نکل گیا، اور جو ابھی زندہ ہیں وہ مستقل آزمائش میں ہیں۔ اللہ مجھے، آپ کو، ہمارے جملہ متعلقین اعزہ واقارب، اور ساری امت کو حسنِ خاتمہ نصیب فرمادے۔ آمین

محترم چیمہ صاحب! عرض ہے کہ دنیا سے کوچ کا یہ سفر تو ہر ایک کو درپیش ہے لیکن ہر گزرنے والا اپنے پس ماندگان کے لیے مختلف اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ آپ کے والد صاحب کی وفات نے اُن کو تو اِن شاء اللہ بابِ رحمت سے روح وریحان وجنتِ نعیم میں پہنچا دیا اور ابدی سکون وراحت اور عیش وعشرت کے انعامات واکرامات نصیب فرمادِیے، لیکن پس ماندگان یقیناً ایک مخصوص رحمت، دعا وبرکت سے محروم ہوگئے۔ مجھے اِس کا قلق ہے کہ آپ کے لیے غائب و حاضر ہر حال میں پدری اخلاص کے ساتھ ہاتھ پھیلانے والا اب اِس دنیا میں کوئی نہیں رہا۔ آپ اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ایصالِ ثواب کر کے ضرور کسی درجہ کا سکون پا سکتے ہیں لیکن اب وہ بات کہاں کہ آپ کہیں پر بھی ہوں اور آپ کی سلامتی، راحت وعزت کے لیے دعائیں ہو رہی ہوں۔ اب یہ جذبۂ صادقہ دنیا میں کہیں میسر نہیں آسکتا۔ یہ جذبہ تو اُس دل کے ساتھ پیوندِ خاک ہوگیا، اور آپ کے لیے بابِ رحمت پر ہاتھ پھیلانے والے اب کنجِ لحد میں جا سوئے ہیں۔ آپ کے لیے کلمۂ خیر کہنے والے اور جذبۂ خیر دل میں رکھنے والے بہت ہیں لیکن وہ آہ، وہ خلش، وہ سوزش اب کہاں۔

والد کا سایۂ شفقت سبھی کے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے، خصوصاً وہ اہلِ علم جو حدیثِ پاک کا یہ جملہ جانتے ہیں کہ ''والد

کے چہرے پر محبت سے نگاہ ڈالنا باعثِ اجر ہے،'' اُن کو اِس نعمت کے چھن جانے کا احساس سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ناکارہ بھی ساڑھے چھ سال قبل اِس منزل سے گزرا ہے، اور آج تک اپنے والد پروفیسر عابد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شفقتیں اور اُن کی خدمت و زیارت سے حاصل ہونے والی سعادت سے محرومی کا قلق دل سے نہیں جاتا۔ مجھے والد صاحب قبلہ کی وفات کی خبر کے سنتے ہی سب سے پہلے یہی احساس ہُوا تھا کہ اب میں اُن کے چہرے کو دیکھنے سے ملنے والے اجر سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو چکا ہوں۔ یقین کیجیے کہ والد کے چہرے کو دیکھنے کے کارِ خیر سے محرومی کا یہ احساس آج بھی میرے دل میں پیوست ہے۔

محترم چیمہ صاحب! دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کے والد صاحب کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ حقیقت میں والد کی دعاؤں کی برکتوں سے محرومی اور اُن کی خدمت کی سعادت سے حرمان بہت ہی بڑا صدمہ ہے۔ مبارک ہے وہ اولاد جسے اپنے والد کی خوشنودی نصیب رہے؛ اور بہت ہی مبارک ہے وہ والد بھی جو جب تک زندہ رہا، اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کوشش میں لگا رہا اور دمِ واپسیں اپنے پیچھے آپ جیسی صالح اور دین دان اولاد چھوڑ گیا اور یوں اپنے لیے اعلیٰ ترین صدقۂ جاریہ کا بندوبست کر گیا۔

بحمد اللہ ہم لوگوں نے یہاں ہری پور میں بقدرِ استطاعت ایصالِ ثواب کیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمالے۔

والسلام

شریکِ غم، دعا گو و دعا خواہ

حافظ صفوان محمد چوہان و اہلِ خانہ

۲۰/ جون ۲۰۰۷ء

۵/ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ